https://archive.org/details/@awais_sultan
رسالہ نمبر: 120
حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول
شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی
دامت برکاتہم العالیہ
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حلال طریقے سے کمانے کے 50 مَدَنی پھول

شیطٰن لاکھ روکے مگر یہ رسالہ (22 صَفْحات)
مکمَّل پڑھ کر اپنی آخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا گناہوں کو اِس قدر جلد مِٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بُجھاتا اور نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر **سلام** بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (تاریخِ بغداد ج۷ ص ١٧٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کو ملازِم رکھنا ہے اُسے ملازِم رکھنے کے اور جس کو ملازَمت کرنی ہے اُسے ملازَمت کے ضَروری اَحکام جاننے **فرض** ہیں۔ اگر حسبِ حال نہیں سیکھے گا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہو گا اور نہ جاننے کی وجہ سے بار بار گناہوں کا اِبتلا مزید برآں (یعنی اِس کے علاوہ)۔ اس رسالے میں صِرف چیدہ چیدہ مسائل درج کئے گئے ہیں مزید معلومات کیلئے ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحہ 104 تا 184 پر ''اِجارے کا بیان'' پڑھ

لیجئے۔ پہلے حلال روزی کی فضیلت اور حرام روزی کی تباہ کاریاں مختصراً پیش کی جاتی ہیں، اللہ تبارَکَ وَتعالٰی 12 ویں پارے کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزْق اللہ کے ذمّۂ کرم پر نہ ہو۔

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان "نورُالْعِرفان" میں فرماتے ہیں: زمین پر چلنے والے کا اِس لئے ذِکْر فرمایا کہ ہم کو انہیں کا مُشاہَدہ ہوتا ہے (یعنی نظر آتے ہیں) ورنہ جِنّات وغیرہ کو (بھی) ربّ (عزوجل) (ہی) روزی دیتا ہے۔ اس کی رزّاقیّت صِرْف حیوانوں میں مُنْحَصِر نہیں، پھر جو جس روزی کے لائق ہے اُس کو وُہی ملتی ہے۔ بچّے کو ماں کے پیٹ میں اَور قسم کی روزی ملتی ہے اور پیدائش کے بعد دانت نکلنے سے پہلے اور طرح کی، بڑے ہو کر اور طرح کی۔ (نورالعرفان ص ۳۵۳ بِتَغَیُّرٍ قَلِیل)

حلال روزی کے بارے میں 5 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ[۱] ﴿2﴾ بے شک اللہ تعالٰی مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے[۲] ﴿3﴾ جسے مَزدوری سے تھک کر شام آئے اُس کی وہ شام، شامِ مغفِرت ہو[۳] ﴿4﴾ پاک کمائی والے کے لئے جنّت ہے[۴] ﴿5﴾ کچھ گناہ ایسے ہیں جن کا کفّارہ نہ نَماز ہو نہ روزے نہ حج نہ عُمرہ۔ ان کا کفّارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں جو آدمی کو تلاشِ مَعاشِ حلال میں پہنچتی ہیں۔[۵]

مدینہ

[۱] ترمذی ج ۳ ص ۷۶ حدیث ۱۳۶۳ [۲] مُعْجَم اَوْسَط ج ۶ ص ۳۲۷ حدیث ۸۹۳۴ [۳] ایضاً ج ۵ ص ۳۳۷ حدیث ۷۵۲۰ [۴] معجم کبیر ج ۵ ص ۷۲ حدیث ۴۶۱۶ [۵] ایضاً ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۱۰۲، فتاوٰی رضویہ ج ۲۹ ص ۳۱۴ تا ۳۱۷

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

لُقمۂ حلال کی فضیلت

ہمیں ہمیشہ حلال روزی کمانا، کھانا اور کھلانا چاہیے لُقمۂ حلال کی تو کیا ہی بات ہے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنّت**'' جلداوّل صَفْحہ 179 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد غَزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی اِحْیاءُ الْعُلُوم کی دوسری جِلد میں ایک بُزُرگ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا قَول نَقْل کرتے ہیں کہ **مسلمان جب حلال کھانے کا پہلا لُقْمہ کھاتا ہے، اُس کے پہلے کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔** اور جو شخص طَلَبِ حلال کیلئے رُسوائی کے مَقام پر جاتا ہے اُس کے گُناہ دَرَخْت کے پتّوں کی طرح جَھڑتے ہیں۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۱۱۶)

حرام روزی کے بارے میں 4 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿1﴾ ایک شخص طویل سفر کرتا ہے جس کے بال پریشان (بکھرے ہوئے) ہیں اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اُس کی حالت ایسی ہے کہ جو دُعا کرے وہ قَبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یاربّ! یاربّ! کہتا ہے (دُعا کرتا ہے) مگر حالت یہ ہے کہ اُس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غِذا حرام پھر اُس کی دُعا کیونکر مقبول ہو![1] (یعنی اگر قَبولِ دُعا کی خواہش ہو تو کسبِ حلال اختیار کرو) ﴿2﴾ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدَمی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے، حلال سے یا حرام سے[2] ﴿3﴾ جو بندہ مالِ حرام حاصل کرتا ہے،

مدینہ

[1] مسلم ص ٥٠٦ حدیث ٦٥۔(١٠١٥) [2] بخاری ج ٢ ص ٧ حدیث ٢٠٥٩

اگر اُس کو صَدَقہ کرے تو مقبول نہیں اور خَرچ کرے تو اُس کے لیے اُس میں بَرَکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ مرے تو جہنَّم کو جانے کا سامان ہے۔ اللہ تعالیٰ بُرائی سے بُرائی کو نہیں مِٹاتا، ہاں نیکی سے بُرائی کو مِٹاتا ہے، بے شک خبیث (یعنی ناپاک) کو خبیث نہیں مِٹاتا[1] ﴿4﴾ جس نے عیب والی چیز بیع کی (یعنی بیچی) اور اُس (عیب) کو ظاہر نہ کیا، وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں ہے یا فرمایا کہ ہمیشہ فِرِشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔[2]

لُقمۂ حرام کی نحوست

مُکاشَفَةُ الْقُلوب میں ہے: آدمی کے پیٹ میں جب لُقمۂ حرام پڑا تو زمین و آسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر لعنت کریگا جب تک اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں (یعنی پیٹ میں حرام لقمے کی موجودگی میں) موت آ گئی تو داخِلِ جہنَّم ہو گا۔ (مکاشَفَةُ القُلوب ص ١٠)

حَلال طریقے سے کمانے کے 50 مَدَنی پھول

﴿1﴾ سیٹھ اور نوکر دونوں کے لئے حسبِ ضَرورت اِجارے کے شَرعی اَحکام سیکھنا فرض ہے، نہیں سیکھیں گے تو گنہگار رہوں گے۔ (دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 3 حصّہ 14 صَفْحَہ 104 تا 184 میں اِجارے کے تفصیلی اَحکام دَرج ہیں)

﴿2﴾ نوکر رکھتے وَقت، ملازَمت کی مُدّت، ڈیوٹی کے اوقات اور تنخواہ وغیرہ کا پہلے سے

مدینہ

[1] مسند امام احمد بن حنبل ج ٢ ص ٣٤ حدیث ٣٦٧٢ [2] ابن ماجہ ج ٣ ص ٥٩ حدیث ٢٢٤٧، بہارِ شریعت ج ٢ ص ٦١٠، ٦١١، ٦٧٢

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

تَعَیُّن ہونا ضَروری ہے۔

﴿3﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کام کی تین حالتیں ہیں (۱) سُست (۲) مُعْتَدِل (یعنی درمیانہ اور) (۳) نہایت تیز۔ اگر مزدوری میں (کم از کم مُعْتَدِل بھی نہیں مَحض) سُستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے اور اِس پر پوری مَزدوری لینی حرام۔ اُتنے کام (یعنی جتنا اس نے کیا ہے) کے لائق (مطابِق) جتنی اُجرت ہے لے، اس سے جو کچھ زیادہ ملا مُسْتاجِر (یعنی جس کے ساتھ ملازمت کا مُعاہَدہ کیا ہے اُس) کو واپَس دے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۹ ص ٤٠٧)

﴿4﴾ کبھی کام میں سُست پڑ گیا تو غور کرے کہ ''مُعْتَدِل'' یعنی درمِیانہ انداز میں کتنا کام کیا جاسکتا ہے مَثَلاً کمپیوٹر آپریٹر ہے اور روز کی 100 روپیہ اُجرت ملتی ہے، درمیانہ انداز میں کام کرنے میں روزانہ 100 سطریں کمپوز کر لیتا ہے مگر آج مَحض سُستی یا غیر ضَروری باتیں کرنے کے باعِث 90 سطریں تیّار ہوئیں تو 10 سطروں کی کمی کے 10 روپے کٹوتی کروالے کہ یہ 10 روپے لینا حرام ہے، اگر کٹوتی نہ کروائی تو گنہگار اور نارِ جہنّم کا حقدار ہے۔

﴿5﴾ چاہے گورنمنٹ کا اِدارہ ہو یا پرائیویٹ ملازِم اگر ڈیوٹی پر آنے کے مُعاملے میں عُرف سے ہٹ کر قَصْداً تاخیر کریگا یا جلدی چلا جائے گا یا چُھٹّیاں کرے گا تو اس نے مُعاہَدے کی قَصْداً خِلاف ورزی کا گناہ تو کیا ہی کیا اور ان صورتوں میں پوری

تنخواہ لے گا تو مزید گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہو گا۔ فرمانِ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن: ”جو جائز پابندیاں مَشروط (یعنی طے کی گئی) تھیں ان کا خِلاف **حرام** ہے اور بِکے ہوئے وَقْت میں اپنا کام کرنا بھی **حرام** ہے اور ناقِص کام کر کے پوری تنخواہ لینا بھی **حرام** ہے۔“ (فتاوٰی رضویہ ج۱۹ص۵۲۱)

﴿6﴾ گورنمنٹ کے اِدارے کا افسر دیر سے آتا ہو اور اس کی کوتاہی کے سبب دفتر دیر سے کُھلتا ہو تب بھی ہر ملازِم پر لازِم ہے کہ طے شدہ وَقْت پر پہنچ جائے اگرچِہ باہَر بیٹھ کر اِنتِظار کرنا پڑے۔ خائن وغیرِ مختار افسر کا ملازِم کو دیر سے آنے یا جلدی چلے جانے کا کہنا یا اجازت دے دینا بھی ناجائز کو جائز نہیں کر سکتا۔ وَقْت کی پابندی سبھی پر ضَروری ہی رہے گی۔

﴿7﴾ گورنمنٹ اِداروں میں افسر اور عام ملازِم سبھی کا مخصوص وَقْت کا اِجارہ ہوتا ہے اور ہر ایک کو پوری ڈیوٹی دینا لازِم ہوتا ہے۔ بعض اوقات افسر وَقْت سے پہلے چلا جاتا ہے اور اپنے ماتَحت ملازِم سے بھی کہتا ہے کہ تم بھی جاؤ! چلے جانے والا افسر تو گنہگار ہے ہی اگر ملازِم بھی چلا گیا تو وہ بھی گنہگار ہو گا لٰہذا واجِب ہے کہ کام ہو یا نہ ہو وہیں دفتر میں اِجارے کا وَقْت پورا کرے۔ جو بھی اِس طرح چلا جائے گا اُسے تنخواہ میں سے کٹوتی کروانی ہو گی۔

اَجیر کی اُجرت کا مسئلہ

سُوال: مُلازِم وَقْت پر پہنچ گیا مگر دفتر کی چابی جس کے پاس تھی وہ تاخیر سے آیا یا غیر حاضِر رہا اور دفتر نہ کھل سکا، ایسی صورت میں جو ملازِم آ چکا ہے اُس کی کٹوتی ہو گی یا پوری تنخواہ پائے گا؟

جواب: اجیرِ خاص دو طرح کے ہیں: مُستقِل ملازِم (مَثَلاً تنخواہ دار نوکر) اور یومِیّہ ملازِم یعنی دِہاڑی (Daily wages) پر کام کرنے والا۔ دونوں کو صورتِ مَسْئُولہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں اُجرت دینے یا نہ دینے کا دارومدار عُرْف یا صَراحَت (یعنی صاف الفاظ میں طے شُدہ صورت) پر ہے جیسے اِجارے کے دیگر بَہُت سے مسائل کا دارو مدار عُرْف یا صَراحَت پر ہے اور ہمارے یہاں کا عُرْف یہ ہے کہ مُستقِل ملازِم کو تو صورتِ مَسْئُولہ میں اُجرت دی جاتی ہے جبکہ دِہاڑی (ڈیلی ویجز، Daily wages) پر کام کرنے والے کو نہیں دی جاتی البتّہ اگر کسی جگہ کا عُرْف اس سے ہٹ کر ہو تو اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ یونہی عُرْف اگرچِہ جو بھی ہو لیکن اگر کسی قسم کی صَراحَت موجود ہو تو پھر اُسی کا اعتِبار ہوگا۔ (فتاوٰی اہلسنّت غیر مطبوعہ)

﴿8﴾ ملازِم دفتر یا دکان پر آنے جانے کا وَقْت رجسٹر وغیرہ میں دُرُست لکھے، اگر غَلَط بیانی سے کام لیا اور ڈیوٹی کم دینے کے باوجود پورے وَقْت کی تنخواہ لی تو گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے۔

﴿9﴾ وَقْت کے اِجارے میں چاہے کام ہو یا نہ ہو یا جلدی کام خَتْم کر لینے کی صورت میں اگر

وَقْت سے پہلے چلا گیا تو مالِ وَقْف سے اسے پوری تنخواہ لینا یا دینا جائز نہیں بلکہ جتنے گھنٹے مَثَلاً تین گھنٹے پہلے چلا گیا تو اُس قَدَر اُس کی اُجرت میں سے کمی کی جائے گی۔البتّہ نجی (یعنی پرائیوٹ) اِدارے کا مالِک جانتے ہوئے رِضامندی کے ساتھ پوری تنخواہ دیدے تو جائز ہے۔

﴿10﴾ جن اِداروں میں بیماریوں کی چُھٹّیاں دی جاتی ہیں وہاں بیمار نہ ہونے کے باوُجُود جھوٹ بول کر یا ڈاکٹر کی جَعلی (نقلی) چِٹّھی دکھا کر چُھٹّی کرنا گناہ ہے۔ جان بوجھ کر جھوٹی چِٹّھی لکھ کر دینے والا ڈاکٹر بھی گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔

﴿11﴾ جن اداروں میں ملازِمین کو عِلاج کی مفت سَہولتیں فراہم کی جاتی ہیں، اِن میں جھوٹے بہانوں سے دوا حاصل کرنا، اپنا نام لکھوا یا بتا کر کسی دوسرے کیلئے دوا نکلوا لینا وغیرہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ایسوں کے ساتھ جان بوجھ کر تعاوُن کرنے والا بھی گنہگار ہے۔

﴿12﴾ تنخواہ زیادہ کرانے اور عہدے وغیرہ میں ترقّی کروانے کے لیے جَعلی (نقلی) سند لینا ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ یہ جھوٹ اور دھوکے پر مبنی ہے۔

﴿13﴾ ملازِم کو چاہئے دَورانِ ڈیوٹی چاق چَوبند رہے، سُستی پیدا کرنے والے اسباب سے بچے مَثَلاً رات دیر سے سونے کے سبب بلکہ نفلی روزہ رکھنے کے باعِث اگر کام میں کوتاہی ہو جاتی ہے تو ان اَفْعال سے باز رہے کہ قَصْداً کام میں سُستی کرنے والا

اگرچِہ کٹوتی کروادے مگر اب بھی ایک طرح سے گنہگار ہے، کیوں کہ اِس نے کام کرنے کا مُعاہَدہ کیا ہوا ہے اور اس مُعاہدے کی رُو سے کم از کم مُعْتَدِل یعنی درمیانہ انداز میں اِس کو کام کرنا ضَروری ہے۔ ابھی "فتاوٰی رضویہ" جلد 19 صَفْحہ 407 کے حوالے سے گزرا کہ "اگر مَزدوری میں سُستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے۔" ظاہِر ہے ملازِم کی بے جا سُستیوں اور چُھٹّیوں سے سیٹھ کے کام کا نقصان ہوتا ہے بَہَر حال کوئی پوچھنے والا ہو یا نہ ہو سُستی کے باعِث کام میں جتنی کمی ہوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے تنخواہ میں اُتنی کٹوتی کروائے، توبہ بھی کرے اور مُسْتاجِر (یعنی جس سے اِجارہ کیا ہے) اُس سے مُعافی بھی مانگے۔ ہاں نجی (Private) اِدارہ ہے اور سیٹھ کٹوتی کی رقم بھی مُعاف کر دے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خَلاصی (یعنی نَجات) ہو جائے گی۔

﴿14﴾ اَجیرِ خاص (یعنی جو مخصوص وَقْت میں کسی ایک ہی سیٹھ یا اِدارے کے کام کا پابند ہو) اُس مُدّتِ مقرّرہ میں (یعنی دَورانِ ڈیوٹی) اپنا ذاتی کام بھی نہیں کر سکتا اور اوقاتِ نَماز میں فرض اور سُنَّتِ مُؤَکَّدہ پڑھ سکتا ہے نَفْل نَماز پڑھنا اس کیلئے اوقاتِ اِجارہ میں جائز نہیں (جبکہ صَراحتاً یا عُرفاً اجازت نہ ہو) اور جُمُعہ کے دن نَمازِ جُمُعہ پڑھنے کے لیے جائے گا مگر جامع مسجِد اگر دُور ہے کہ وَقْت زِیادہ صَرف ہو گا تو اُتنے وَقْت کی اُجرت کم کر دی جائیگی اور اگر نزدیک ہے تو کچھ کمی نہیں کی جائیگی اپنی اُجرت پوری

پائے گا۔ (بہارِشریعت ج ٣ ص ١٦١ ، رَدُّالْمُحتَار ج ٩ ص ١١٨) (اگر ڈیوٹی کے دَوران نمازِ عشاء آئی تو وِتر پڑھ سکتا ہے)

﴿15﴾ اگر کسی عُذر کی وجہ سے اَجیرِ خاص کام نہ کرسکا تو اُجرت کا مُستَحِق نہیں ہے مَثَلاً بارِش ہو رہی تھی جس کی وجہ سے کام نہیں کیا اگرچِہ حاضِر ہوا اُجرت نہیں پائے گا (یعنی اُس دن کی تنخواہ نہیں ملے گی)۔(ایضاً، رَدُّالْمُحتَار ج ٩ ص ١١٧) البتّہ اگر اِس کی تنخواہ کا بھی عُرف ہے تو ملے گی کہ تعطیلاتِ مَعْہُودَہ (یعنی جن چُھٹّیوں کا معمول ہوتا ہے اُن) کی تنخواہ ملتی ہے۔

﴿16﴾ ہر ملازِم اپنے روزانہ کے کام کا اِحْتِساب (یعنی حساب کتاب) کرے کہ آج ڈیوٹی کے اوقات میں غیر ضَروری باتوں یا بے جا کاموں وغیرہ میں کتنا وَقْت خَرْچ ہوا؟ آنے میں کتنی تاخیر ہوئی؟ وغیرہ نیز غیر واجبی چُھٹّیوں کا شمار کر کے خود ہی حساب لگا کر ہر ماہ تنخواہ میں کٹوتی کروالے۔ دعوتِ اسلامی کے جامِعاتُ المدینہ اور دیگر شعبوں میں بعض اَجیر مُحتاطِین دیکھے ہیں جو اپنے مُشاہَرے (یعنی تنخواہ) میں سے ہر ماہ اِحتِیاطاً کچھ نہ کچھ کٹوتی کروالیتے ہیں۔ ان کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! ہر ایک کو ان اچّھوں کی نَقْل کرنی چاہئے۔ اپنا آتا اگر ادارے کے پاس رہ گیا تو کوئی نُقصان نہیں مگر ایک روپیہ بھی قَصْداً ناجائز لے لیا تو آخرت کے عذاب کی تاب کسی میں نہیں۔

﴿17﴾ مُراقِب (یعنی سپر وائزر) یا مقرّرہ ذِمّے دار تمام مَزدوروں کی حسبِ اِستِطاعت نگرانی کرے۔ وَقْت اور کام میں کوتاہی اور سُستیاں کرنے والوں کی مکمَّل

کارکردَگی (رَپورٹ) کمپنی یا ادارے کے مُتَعَلِّقہ افسر تک پہنچائے۔ مُراقِب (سپروائزر) اگر ہمدردی یا مُروّت یا کسی بھی سبب سے جان بوجھ کر پردہ ڈالے گا تو خائن و گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔

﴿18﴾ مذہبی یا سَماجی اِدارے کے مقرّرہ ذمّے داران و مُفَتِّشِین اگر اِدارے کے ملازِمین کی کوتاہیوں اور غیر قانونی چُھٹیّوں سے واقِف ہونے کے باوُجُود آنکھ آڑے کان کریں (یعنی جان بوجھ کر انجان بنیں) گے اور اِس وجہ سے ان مُلازِمین کو وَقْف کی رقم سے مکمَّل تنخواہ دی جائے گی تو لینے والوں کے ساتھ ساتھ مُتَعَلِّقہ ذمّے دار بھی خائن و گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہوں گے۔

﴿19﴾ کسی مذہبی ادارے میں اِجارے کے شَرْعی مسائل پر سختی سے عمل دیکھ کر نوکری سے کترانا یا صِرْف اِس وجہ سے مُستَعفی ہو کر ایسی جگہ ملازَمت اختیار کر لینا جہاں کوئی پوچھنے والا نہ ہو انتہائی نامناسِب ہے۔ ذِہْن یہ بنانا چاہئے کہ جہاں اِجارے کے شَرْعی اَحکام پر سختی سے عمل ہو وَہیں کام کروں تا کہ اِس کی بَرَکت سے مَعصِیَت کی نُحُوست سے بچوں اور حلال اور سُتھری روزی بھی کما سکوں۔

﴿20﴾ جو اِجارے کے مُطابِق کام نہیں کر پاتا مَثَلاً مدرِّس ہے مگر صحیح پڑھا نہیں پارہا تو اُسے چاہئے کہ فوراً مُستاجِر (یعنی جس سے اِجارہ کیا ہے اُس) کو مُطَّلع کرے۔

﴿21﴾ اگر وَقْف کے ادارے کا کوئی مدرِّس دُرُست نہیں پڑھا پا رہا اسی طرح ناظم یا کسی

طرح کا اَجیر عُرف و عادت سے ہٹ کر کوتاہیاں کر رہا ہے تو متعلّقہ ذمّے دار پر واجِب ہے کہ اُس کو مَعزول کر دے۔

﴿22﴾ اگر مخصوص مُدّت مَثَلاً بارہ ماہ کے لئے ملازَمت کا اِجارہ ہو تو اب فَرِیقَین کی رِضا مندی کے بِغیر اِجارہ خَتْم نہیں ہوسکتا، سیٹھ کا خواہ مخواہ دھمکیاں دینا کہ (وَقْت سے پہلے ہی) فارغ کردوں گا نیز اسی طرح ضَرورت مند سیٹھ کو نوکر کا ڈراتے رہنا کہ نوکری چھوڑ کر چلا جاؤں گا، دُرُست نہیں۔ ہاں جن مجبوریوں کو شریعت تسلیم کرتی ہے اِس صورت میں دونوں میں سے کوئی بھی وَقْت سے پہلے اِجارہ خَتْم کرسکتا ہے۔

﴿23﴾ اگر کسی سے کہہ دیا کہ پہلی تاریخ سے نوکری یا کام پر آجانا اور اُجرت طے کر لی مگر مُدّت طے نہیں کی تو عُرف دیکھا جائے گا اگر دِہاڑی پر رکھتے ہیں تو ایک دن کا، ہفتے کیلئے رکھتے ہوں تو ایک ہفتے کا اور اگر مہینے کیلئے رکھتے ہوں تو ایک مہینے کا اَجیر قرار پائے گا۔ مَثَلاً اُس کام کاج میں ایک مہینے کا عُرف (یعنی معمول) ہو تو سیٹھ اور نوکر دونوں کو اِختیار ہے کہ مہینا پورا ہوجانے پر اِجارہ خَتْم کر دیں، اگر اِجارہ خَتْم نہ کیا اور دوسرے مہینے کی ایک رات اور ایک دن گزر گیا تو اب یہ مہینا پورا ہونے سے قَبْل اِجارہ خَتْم کرنے کی اجازت نہیں، جب بھی اِجارہ خَتْم کرنا ہو مہینے کے پہلے دن ہی خَتْم کرنا ہوگا، ہاں مہینا پورا ہونے سے قبل اَجیر و مُستاجِر ایک دوسرے کو مُطّلع کر سکتے ہیں کہ آنے والے ماہ کی پہلی تاریخ سے اِجارہ خَتْم ہو جائے گا۔ **فتاوٰی رضویہ**

جلد 16 صَفْحہ 346 پر ایک سُوال کے جواب میں لکھا ہے: عام رواج یِہی ہے کہ کوئی مُدّتِ اِجارہ مُعَیَّن (یعنی fix) نہیں کی جاتی کہ (مَثَلاً) سال بھر کیلئے تجھے امام کیا یا چھ مہینے کے لئے بلکہ صِرْف اِمامت اور اس کے مُقابِل ماہوار اتنا (مُشاہَرہ۔تنخواہ طے) پانے کا بیان ہوتا ہے، تو (اس طرح کا) اِجارہ صِرْف پہلے مہینے کیلئے صحیح ہوا اور ہر سرِ ماہ (یعنی ہر مہینے کی ابتِدا ہوتے ہی) اَجیر و مُستاجِر ہر ایک کو دوسرے کے سامنے اس کے فَسْخ (یعنی مَنْسوخ) کر دینے کا اختِیار رہتا ہے۔ ''دُرِّ مُختار'' میں ہے: دُکان کرائے پر دی کہ ہر ماہ اِتنا کرایہ ہوگا تو فَقَط ایک ماہ کے لئے اِجارہ صحیح ہوا، باقی مہینوں میں بسببِ جہالت کے (یعنی مُدَّت کا تعیُّن واضح نہ ہونے کی وجہ سے اِجارہ) فاسِد ہے اور جب مہینا پورا ہو گیا تو دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کی موجودگی میں اِجارہ فَسْخ (یعنی منسوخ) کرنے کا اختیار ہے کیونکہ عَقْدِ صحیح خَتْم ہو گیا۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۸٤)

﴿24﴾ مسلمان نے کافِر کی خدمت گاری کی نوکری کی یہ مَنْع ہے بلکہ کسی ایسے کام پر کافِر سے اِجارہ نہ کرے جس میں مسلم کی ذِلّت ہو (کہ ایسا اِجارہ جائز نہیں)۔ (عالمگیری ج ٤ ص ٤٣٥) عمومی طور پر یہ کام یعنی کافِر کے پاؤں دبانا، اُس کے بچوں کی گندگیاں اُٹھانا، گھر یا دفتر کا جھاڑو پوچا کرنا، گند کچرا اُٹھانا، لیٹرین اور گندی نالیوں کی صفائی، اُس کی گاڑی کی دُھلائی کرنا وغیرہ ذِلّت میں شامل ہے۔ البتّہ ایسی نوکری جس میں مسلمان کی ذِلّت نہ ہو وہ کافِر کے یہاں جائز ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

﴿25﴾ سیِّد زادے کو بھی ذِلّت کے کاموں پر ملازِم رکھنا جائز نہیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "**کُفْریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب**" صَفْحہ 284 تا 285 پر ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا **شاہ امام اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں **سُوال** ہوا: سیِّد کے لڑکے سے جب شاگرد ہو یا ملازِم ہو دینی یا دُنیوی خدمت لینا اور اس کو مارنا جائز ہے یا نہیں؟ **الجواب**: ذلیل خدمت اس سے لینا جائز نہیں، نہ ایسی خدمت پر اُسے ملازِم رکھنا جائز۔ اور جس خدمت میں ذِلّت نہیں اس پر ملازِم رکھ سکتا ہے، بَحالِ شاگرد بھی جہاں تک عُرف اور مَعروف ہو (خدمت لینا) شَرعاً جائز ہے، لے سکتا ہے اور اسے (یعنی سیِّد کو) مارنے سے مُطْلَق اِحتِراز (یعنی بالکل پرہیز) کرے۔ **وَاللہ تعالٰی اعلم** (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۵۶۸)

﴿26﴾ ملازِم اپنے دفتر وغیرہ کا قلم، کاغذ اور دیگر اشیاء اپنے ذاتی کاموں میں صَرف کرنے سے اِجتِناب (یعنی پرہیز) کرے۔

﴿27﴾ اگر اِدارے کی طرف سے ذاتی کام میں ٹیلیفون استِعمال کرنے کی اجازت ہو تو اجازت کی حد تک استعمال کر سکتے ہیں اگر اجازت نہیں تو ذاتی کام کے لیے استِعمال کرنا ناجائز و گناہ ہے۔

﴿28﴾ اِجارے کے وَقْت میں کبھی کبھار بَہُت قلیل (یعنی تھوڑے سے) وَقْت کیلئے ذاتی فون

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

سننے کی عُرفاً اجازت ہوتی ہے۔ البتّہ اگر کوئی اِجارے کے اَوقات میں بار بار فون سنتا ہے اور پھر بات چیت بھی دس پندرہ منٹ سے کم نہیں ہوتی اس طرح کے ذاتی فون سننا جائز نہیں کہ اس طرح کام اور مُستاجِر (یعنی اِجارے پر لینے والے) کا بھی نُقصان ہوگا۔

﴾29﴿ ملازِم کو اِجارے کی مُدّت کے دَوران بات بات پر دھمکی دینا کہ مُدّت پوری ہونے سے پہلے ہی نوکری سے نکال دوں گا دُرُست نہیں بلکہ بعض اوقات کسی چھوٹی سی بات پر غصّہ آ جانے پر نکال بھی دیتے ہیں ایسا کرنا جائز نہیں، ہاں کوئی بَہُت بڑا مُعامَلہ درپیش ہوا جو شرعاً یکطرفہ اجازت سے فَسخ کرنے کا عُذر ہو تو دونوں میں سے کوئی بھی اِجارہ خَتْم کر سکتا ہے مَثَلاً دوسرے ملک میں گیا اور دو۲ سال کا اِجارہ طے ہوا مگر ایک سال پورا ہوتے ہی Visa کی مُدّت خَتْم ہوگئی اور مزید نہ ملا تو ملازِم اِجارہ خَتْم کر دے کیوں کہ قانونی جُرم ہونے کی وجہ سے بِغیر Visa اُسے وہاں رہنا جائز نہیں۔

﴾30﴿ اگر نوکری (یا کرائے پر لی ہوئی دکان وغیرہ) چھوڑنا ہو تو ایک ماہ پہلے بتانا ہوگا ورنہ ایک مہینے کی تنخواہ کاٹی جائے گی (یا کرایہ وُصول کیا جائے گا)، ملازِم (یا کرایہ دار) سے اس طرح کا کیا ہوا مُعاہَدہ باطِل ہے۔ اگر اُس نے ایک ماہ پہلے بتائے بِغیر نوکری خَتْم کر دی (یا کرائے پر لی ہوئی جگہ خالی کر دی) تب بھی تنخواہ کاٹنا (یا زائد کرایہ وُصول کرنا)

ظُلم ہوگا، ایسے موقع پر ایک مہینا تو کیا ایک گھنٹے کی بھی تنخواہ کاٹی (یا زائد کرایہ وُصول کیا) تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔

﴿31﴾ ملازِم نے اگر مَرَض کی وجہ سے چُھٹّی کر لی یا کام کم کیا تو مُستاجِر (یعنی جس سے اِجارہ کیا ہے اُس) کو تنخواہ میں سے کٹوتی کرنے کا حق حاصِل ہے۔ مگر اِس کی صورت یہ ہے کہ جتنا کام کم کیا صِرف اُتنی ہی کٹوتی کی جائے مَثَلاً 8 گھنٹے کی ڈیوٹی تھی اور تین گھنٹے کام نہ کیا تو صِرف تین گھنٹے کی اُجرت کاٹی جائے، پورے دن بلکہ آدھے دن کی اُجرت کاٹ لینا بھی ظُلم ہے۔ (تفصیل کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد 19 صَفْحہ 515 تا 516 دیکھ لیجئے)

﴿32﴾ امام و مُؤَذِّن عُرف وعادت کی چھُٹّیوں کے علاوہ اگر غیر حاضِری کریں تو تنخواہ میں کٹوتی کروالیا کریں۔ مَثَلاً امام کی تین ہزار روپے ماہانہ تنخواہ ہے تو چھُٹّیاں کرنے پر فی نَماز 20 روپے کٹوالیں، اِسی طرح مُؤَذِّن صاحب بھی حساب لگالیں۔ (بِلا عُذرِ صَحیح قَصْداً مُعاہَدے کی خِلاف ورزی کی اور چھُٹّیاں کرتا رہا تو کٹوتیاں کروانے کے باوُجُود گناہ ذمّے باقی رہیں گے، لہٰذا سچّی توبہ کرے اور اس طرح کی مَن مانی چھُٹّیوں سے باز رہے)

﴿33﴾ امام و مُؤَذِّن، خادِمِ مسجِد اور (دینی ودُنیوی) ہر طرح کی ملازَمتوں میں عُرف و عادت (یعنی جاری مَعمول) کے مُطابِق کی جانے والی چھُٹّیوں میں تنخواہ کی کٹوتی نہیں کی جاسکتی، البتّہ عُرف (رائج طریقے) سے ہٹ کر جو چھُٹّیاں کی جائیں اُن پر تنخواہ کاٹی جائے۔

﴿34﴾ جو اپنے پلّے سے تنخواہ دیتا ہو اُسے امام یا مُؤَذِّن وغیرہ کے عُرف سے زائد چُھٹّی کرنے پر کٹوتی کرنے نہ کرنے کا اختِیار ہے۔ اِسی طرح سیٹھ اپنے نوکر کے معاملے میں بااختِیار ہے۔

﴿35﴾ ہمارے عُرف میں اِمام و مُؤَذِّن کو مہینے میں ایک یا دو چُھٹّیاں کرنے کی اجازت ہوتی ہے، وہ ان چُھٹّیوں کی تنخواہ پائیں گے۔ البتّہ مختلف علاقوں کے اعتِبار سے عُرف مختلف ہوسکتا ہے۔

﴿36﴾ اگر امام یا مُؤَذِّن دعوتِ اسلامی کے تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کریں تو کم از کم ایک دن کی تنخواہ ضَرور کٹوائیں اور ایک دن کی بھی صِرف اِسی صورت میں جبکہ اُس مہینے میں کسی اور دن کی چُھٹّی نہ کریں۔ اَلْغَرَض ماہانہ دو چُھٹّیوں کے علاوہ زائد چُھٹّیوں کی تنخواہ کٹوا دیں جب کہ عُرف میں صِرف دو چُھٹّیاں ہوں۔

﴿37﴾ کبھی کبھی امام نَماز کی اور مُؤَذِّن اذان کی چُھٹّی کرلیا کرتے ہیں، ایسے مواقع پر وہاں کا عُرف (یعنی معمول) دیکھا جائے گا۔ اگر اِس طرح کی چُھٹّیوں پر وہاں کٹوتی نہیں کی جاتی تو نہ کی جائے ورنہ کرلی جائے۔

﴿38﴾ مُتولّیانِ مسجِد کی رِضامندی کی صورت میں امام و مُؤَذِّن عُرف سے زائد چُھٹّیوں میں اپنا نائب دیدیا کریں تو تنخواہ نہیں کاٹی جائے گی۔

﴿39﴾ ہمارے یہاں عُموماً مُؤَذِّن سے صَراحَۃً (یعنی واضح طور پر) یا دَلالَۃً طے (یعنی understood)

ہوتا ہے کہ وہ امام کی غَیر حاضِری میں نَماز پڑھائے گا، ایسی صورت میں امام اُس کو اپنا نائب نہیں بنا سکتا کسی اور کو بنائے۔ دوسرے کو نائب بنانے سے مُؤَذِّن یا اِنتِظامیہ خوش نہ ہوں تو ضَروری ہے کہ نائب کے تقرُّر کے بجائے کٹوتی کروائے، البتّہ یہ صورت ہوسکتی ہے کہ مُؤَذِّن صاحِب اور اِنتِظامیہ سے مشاوَرت کے بعد کسی کا بطورِ نائب تقرُّر کرلے۔

﴿40﴾ امام و مُؤَذِّن سالانہ کم وبیش ایک ہفتے کیلئے اپنے عزیز و اَقرِبا (اَقْ۔رِ۔با) سے ملنے بیرونِ شہر جاسکتے ہیں ان دنوں کی تنخواہ کے حقدار رہیں گے۔

﴿41﴾ امام، مُؤَذِّن یا کسی بھی دکان وغیرہ کا ملازِم سخت بیمار ہو جائے یا اُس کے یہاں کوئی انتِقال کر جائے تو اِن صورَتوں میں ہونے والی چھٹّیوں میں وہاں کا عُرْف دیکھا جائے گا اگر تنخواہ کاٹنے کا عُرْف (یعنی مَعمول) ہے تو کاٹ لی جائے ورنہ نہ کاٹی جائے۔

﴿42﴾ امام یا مُؤَذِّن یا مدرِّس یا کسی ملازِم کا گھر دُور ہے، ''پہیّا جام ہڑتال'' کی وجہ سے سُواری نہ ملی یا ہنگاموں کے صَحیح خوف کے سبب چھٹی ہوگئی تو اگر پہلے سے طے ہوگیا تھا کہ ایسے مواقع پر تنخواہ نہیں کاٹی جائیگی یا وہاں کا عُرْف (یعنی مَعمول) ہی ایسا ہو کہ ایسے مواقع پر کٹوتی نہیں ہوتی تو اس طرح کی چُھٹّی کی تنخواہ پائے گا۔ یاد رہے! معمولی ہڑتال چُھٹّی کیلئے عُذْر نہیں۔

﴿43﴾ حج یا عُمرے کی وجہ سے ہونے والی چُھٹّیوں کی تنخواہ کٹوانی ہوگی۔ (دیکھئے: فتاوٰی رضویہ

جلد16 صَفْحہ209)

﴿44﴾ اگر 28 تاریخ کو ترکِ ملازَمت کی تو (ہجری سن کے ماہ کے اعتِبار سے نوکری ہوتو) بقیّہ ایّام مَثَلاً ایک دَو دن یا (عیسوی سن کے ماہ کے اعتِبار سے نوکری ہوتو) بقیّہ تین دن کی تنخواہ کا مُستحِق نہیں۔

﴿45﴾ نجی ادارے کے سیٹھ یا اُس کے نائب کی اجازت سے کام کاج کے اَوقات میں ملازِم سُنّتِ غیرمُؤَکَّدہ، نوافِل اور دیگر اَذکار پڑھ سکتا نیز اجازت کے ساتھ ہی دَرْس، سُنّتوں بھرے اجتِماع وغیرہ مُسْتَحَب کاموں میں شرکت کرسکتا ہے۔

﴿46﴾ چوکیدار، گارڈ یا پولیس وغیرہ جن کا کام جاگ کر پَہْرا دینا ہوتا ہے اگر ڈیوٹی کے اوقات میں اِرادۃً سوگئے تو گنہگار ہوں گے اور (قَصْداً یا بِلا قَصْد) جتنی دیر سوئے یا غافِل ہوئے اُتنی دیر کی اُجرت کٹوانی ہوگی۔

﴿47﴾ ملازِمین کا مُطالبات منظور کروانے یا کچھ حالات بہتر کروانے کے لیے کام کرنے سے انکار کرتے ہوئے ہڑتال کرنا (یعنی کام سے رکنا)، ملازِم اور مالِک کے مابین مُعاہَدے کی خلاف ورزی ہے ایسا کرنا مَنْع ہے۔

﴿48﴾ ایک ہی وَقْت کے اندر دو جگہ نوکری کرنا یعنی اجارے پر اجارہ کرنا ناجائز ہے۔ البتّہ اگر وہ پہلے ہی سے کہیں نوکری پر لگا ہوا ہے تو اب اپنے سیٹھ کی اجازت سے دوسری جگہ کام کرسکتا ہے، جب کہ پہلی جگہ کے سبب دوسری جگہ کے کام میں کسی طرح کی کوتاہی نہ ہوتی ہو۔

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

﴿49﴾ عُرف کے مُطابِق جو چُھٹّی ہوتی ہے اُس میں مُسْتاجِر (سیٹھ) اپنے ملازِم سے کام نہیں لے سکتا اگر جبراً لے گا تو گنہگار ہوگا۔ ہاں حُکْمیہ لہجے میں نہیں فَقَط درخواست کرنے پر ملازِم خوش دلی سے کام کر دے یا چُھٹّی کے اَوقات میں کئے جانے والے کام کی باہم الگ سے اُجرت طے کر لی جائے تو پھر جائز ہے۔ یہ قاعِدہ یاد رکھئے! جہاں دَلالۃً (یعنی علامت سے معلوم۔ understood) یا صَراحۃً (یعنی کھلّم کُھلّا، ظاہراً) اُجرت ثابِت ہو وہاں طے کرنا **واجِب** ہے۔ ایسے موقع پر طے کرنے کے بجائے اِس طرح کہہ دینا، کام پر آ جاؤ دیکھ لیں گے، جو مناسِب ہوگا دیدیں گے، خوش کر دیں گے، خرچی ملے گی وغیرہ الفاظ قَطْعاً ناکافی ہیں۔ بِغیر طے کئے اُجرت لینا دینا گناہ ہے، طے شدہ سے زائد طلب کرنا بھی ممنوع ہے۔ یہ قاعِدہ رکشہ ٹیکسی کے ڈرائیوروں، ہر طرح کے کاریگروں وغیرہ اور ان سے کام کروانے والوں کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ البتّہ جہاں فَرِیقَین کو لگی بندھی (یعنی fix) اُجرت یا کرائے کا معلوم ہو وہاں طے کرنے کی حاجت نہیں نیز جہاں ایسا مُعامَلہ ہو کہ کام کروانے والے نے کہا: کچھ نہیں دوں گا، اِس نے بھی کہہ دیا کچھ نہیں لوں گا اور پھر اپنی مرضی سے دے دیا تو اِس لَین دَین میں کوئی حَرَج نہیں۔

﴿50﴾ مزدوری یا ڈیوٹی میں سُستی اور چُھٹّیوں کے باوجود جو مکمّل اُجرت یا تنخواہ لیتا رہا اور اب نادِم ہے تو اُس کیلئے صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں، توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ

آج تک جتنی اُجرت یا تنخواہ زائد حاصل کی ہے اُس کی بھی شَرْعی ترکیب کرنی ہو گی۔ چُنانچِہ اِس مسئلے کا حل بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: (جتنا کام کیا) اُس سے جو کچھ زیادہ مِلا (ہو وہ) مُسْتاجِر (یعنی جس نے اُجرت پر رکھا اُسی) کو واپَس (لوٹا) دے، وہ نہ رہا ہو (تو) اُس کے وارِثوں کو دے، اُن کا بھی پتا نہ چلے (تو) مسلمان مُحتاج (یعنی مسلمان فقیر یا مسکین) پر تصدُّق (یعنی خَیرات) کرے۔ اپنے صَرْف (یعنی استِعمال) میں لانا یا غیرِ صَدَقہ میں صَرْف (خَرْچ) کرنا حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۹ ص ۴۰۷) وَقْف کے ادارے میں بَہَر حال واپَس ہی کرنی ہوگی اگر رقم یاد نہیں تو ظنِّ غالِب کے حساب سے مالیّت طے کر کے بَیان کردہ حکمِ شَرْعی پر عمل کیجئے۔ یاد رکھئے! پرایا مال ناجائز طریقے پر کھا ڈالنا مَحشر میں پھنسا سکتا ہے چُنانچِہ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جو شخص پرایا مال لے لے گا وہ قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱ ص ۲۳۳ حدیث ۶۳۷)

نوٹ: یہ رسالہ ''ملازِمین کے لئے 21 مَدَنی پھول'' پہلی بار ۳ جُمادَی الْاُولٰی ۱۴۲۷ھ (بمطابق مئی 2006ء) کو منظرِ عام پر آیا اور کئی بار شائع کیا گیا پھر مزید ترمیم و اضافے کے ساتھ طبع ہوا۔ جُمادَی الْاُولٰی ۱۴۳۴ھ (بمطابق مارچ 2013ء) میں اِس پر نظرِ ثانی کی۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

جُمادَی الاُولٰی ۱۴۳۴ھ
مارچ 2013ء

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک بار دُرود پڑھتا ہے اللہ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

مآخذ ومراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰن مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	مسند امام احمد بن حنبل	دارالفکر بیروت
نور العرفان	پیر بھائی کمپنی مرکز الاولیاء لاہور	تاریخ بغداد	دارالکتب العلمیۃ بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	درمختار	دارالمعرفۃ بیروت
مسلم	دارابن حزم بیروت	ردّالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
ترمذی	دارالفکر بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	احیاء العلوم	دارصادر بیروت
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ بیروت	مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

نامِ رسالہ: حلال طریقے سے کمانے کے 50 مَدَنی پھول

پہلی اِشاعت: ربیع الآخر ۱۴۳۴ھ، فروری 2013ء تعداد: 100000

دوسری اشاعت: تعداد:

ناشِر: مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شفاعت واجِب ہو گئی

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے یہ کہا:

”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃ“[1]

اس کے لیے میری شفاعت واجِب ہوگئی۔

(مُعجَم کبیر ج۵ ص۲۵ حدیث ۴۴۸۰)

[1] اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ محمد صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر رَحمت نازِل فرما اور انہیں قِیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مُقرّب مَقام عطا فرما۔

ISBN 978-969-579-718-1
0109617

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
MC 1286
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net